

محمد با دو کھوکھو گے یہ سب حق تم
لے جاؤ گے اور وہیں سب حق تم



میت بھوہ جیت میں ورق حق تم
ان شام اندھ شنگھ نہیں کچا میں

پہلا جہاں سب

تصنیف
مفتی حسن علی اہل حق فی القیامہ جی رحمت اللہ علیہ
مہر توہین پر نام نہاد مطلع شالی آج کا حضور مدبر اس

ترتیب نو
اشرف سعیدی
بقیہ دست اشرف

المصاحف

ماہر چہل سبق نوریز

آنحضرت کمالی دیلوری
صدر شعبہ فارسی دارالعلوم ہندولہ انشا اللہ العزیز

قواعد اچھے مطالب ہیں روشن و بیکس
نئے نئے مستند و دل کشا و خوشش آئیں
چہل سبق کے مصنف محسن علی مدہم
ہے جن کی روح ممکن اندرون خستہ ہیں
یہ سن کا پیش (شرق سعودی دنیا)
نگاہ فاضل دوراں ہے قابل تحسین
لطیف اشارے نے شیخ راہ علم و فن
اپنی ہے صحن گلستان پر سنگلاخ نہیں
ہے پاک حشو و زوائد سے مشائیں
نہ جاسے چون دچرا ہوا حق چنان چسپیں
جو رنگ لائی ہے دیرستہ آؤتے مشیں
اب اس تین سے بھرے دامن اپنا ہر کہیں
مفتیہ عام کھائی نہ کرے اس کو
خوشا بہل سبق طرز ہے رسالہ ہیں

ALMASABIH

Arabic College, Bangalore - 560 045.



Des. & Pkt. @ MICROSOFT. 5/24/97/331

مکتبہ

(مکتبہ اسلامیہ)

گر یاد رکھو گے یہ سبق تم
لے جاؤ گے اور دل پر سبق تم

۷۸۹

مت سمجھو یہ سبق میں ورق تم
ان شاء اللہ شک نہیں پھر اس میں

پہلا سبق

تصنیف

مفتی حسن علی اہل حق القسطنطنیہ رحمہ اللہ

مہن وطن پر نام بہ (ضلع شمالی آراک) ضلع ویرا اس

ترتیب نو

اشرف سعودی (باتوی) فاضل یونین

الحق

۱۹۷۲

۱۳۹۲

ایتن

کتبہ





الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على رسول الله محمد
واله واصحابه اجمعين اما بعد فاكسار الى نبي حسن علي نقشبندى عفى عنه
سن ايك هزار و سوسهتر (۱۵۰۰) هجری نبوی صلی الله علیه وسلم میں یہ چند سطرین بر خوردار
میان ظہر علی تہاشہ عرفہ و زاد علیہ کے واسطے لکھیں اور نام اس کا پہل سبق رکھا۔

پہلا سبق

واحد		جمعہ		حروف	
ایں	یہ	اینا۔ اینہا	یہ	پہ	سے
اک	وہ	اکان۔ انہا	وہ	میں	کس واسطے
است	ہے	اند	ہیں	لیکن	برائے واسطے
ہست	ہے	ہستند	ہیں	کو	چہ کیا
بود	تھا	بودند	تھے	از	سے
نہ۔ مانے	نہیں	نیستند	نہیں ہیں	و	اور
نیست	نہیں ہے	نیستند	نہیں ہیں	با	ساتھ (کے)

دوسرا سبق

اسماء ذی رُوح			اسماء ذی رُوح		
مر دم	لوگ	سگ	گٹا	دخت	جھاڑ
طفل	بچہ	خوک	سور	شاخ	ڈالی
پیر	بوڑھا	خر	گدھا	غنچہ	کلی
مرد	مرد	گرہ	بٹی	گل	پھول
زن	عورت	رواہ	لوٹری	تخم	بیج
باغبان	مالی	شغال	گیدڑ	برگ	پتا

تیسرا سبق

خدا ایک ست۔ دہمیسہ برقی ست۔ و شفاعت حق ست۔ و جنت و دوزخ
حق ست۔ آدمی جاں ست و عالم۔ اس طفل ست۔ اس مرد بے علم ست،
و بے علم آدمی از حیوان بدتر خوک ناپاک جانور ست، و از بے نسی از خوک
بہتر۔ اس بے وفا ست، و از بے وفامردم سگ بہتر۔ اس گل
برائے آن طفل ست۔ اس پیر زن در خانہ بود۔ آن گرہ بردیوار بود۔

ایناں در بوستان بودند۔ سگ و گرہ در یک خانہ

ہستند۔ باغبان در خانہ ہست نہ در بوستان

اس چہ چیز ست۔ اس چہ تخم ست۔

شغال از سگ زیادہ چالاک ست۔

چوتھا سبق

برائے	اُس پر	ہیں	یہی	کے	کوئی شخص	کار	کام
برو	اُس پر	چناں	ویسا	کدام	کون	فضیلت	بزرگی
بریں	اُس پر	(چنو)	(ویسا)	کہ	کون	ہنوز	آب تک
دراں	اُس میں	چنیں	ایسا	کجا	کہاں	شمشیر	تلوار
درو	اُس میں	چوں	جب جیسا	ہمہ	تمام	خو	نصرت
دریں	اُس میں	چو	جب جیسا	انکوں	اب	عزیز	پایا
ازاں	اُس سے	جز	سوا	ہم	بھی	آں کہ	وہ جو
ازو	اُس سے	غیر از	سوا	نیز	بھی	سخن	بات
ازیں	اُس سے	غیر از	سوا	قدے	تھوڑا	پچوں	مانند
ہماں	وہی	بیچ	کوئی کچھ	درانجا	وہاں	قادر	(قدردا)
(ہمو)	وہی	کس	شخص	درینجا	یہاں	(آب)	پانی

پانچواں سبق

غیر انڈا کے مددگار نیست۔ اگر درخانہ کس ست یک دوازیں ست خدا بہر چیز قادر ست۔
 چو جاہل کے درجہاں خواندیت ہنوز ایں مدد علم ست خزانہ علم نہراں بہتر دریں جاہل
 بیچ چیز وفادار نیست انکوں دراں خانہ کدامت ایں ہم یک حقیقت ست جز تو کے دراں خانہ
 نہ بود۔ او نیز دراں بوستان بود بغیر از علم آدمی رافضیت نیست دریں کوزہ قدے آب
 باقی ست چہاں کس خانہ بود نہ دراں جاچہ چیز نیست دریں کدامت شخص ست ہنراں ہم بہتر ست

چھٹا سبق

سفیہ	اُجلا	تغ	کڑوا	تہی	خالی	زشت	بُرا
سیاہ	کالا	ترش	کھٹا	پُر	بھرا	نیک	اچھا
سُرخ	لال	شور	کھارا	انک	تھوڑا	خوب	اچھا
سبز	ہرا	سرد	ٹھنڈا	بسیار	بہت	گرسنہ	بھوکا
زرد	پیلا	(گرم)	بلند	اونچا	تشنہ	پایسا	
(کبود)	(نیلا)	خشک	سوکھا	پست	نیچا	راست	سیدھا
شیریں	میٹھا	تر	بھیکا	بد	بُرا	کج	ٹپڑھا

ساتواں سبق

سفید رنگ از ہم بہتر ست۔ سُرخ و زرد لباس برائے زن ست۔ ایں گربہ بسیار
 گرسنہ ست و آں سگ نیز۔ دوا اگرچہ تلخ ست لیکن دروفائدہ بسیار ست ایں دُست
 بسیار بلند ست۔ ایں کوزہ پُر از آب ست۔ بسیار کس درجہاں بے علم اند بے حیا مردم و
 خوک ہر دو برابر اند۔ نیک ست آں کہ از حد بیزار ست۔ مبارک ست آں سینہ کہ
 از کینہ پاک ست۔ جز خداے تعالیٰ کے غیب اں نیست کافر اند آںہا کہ از نماز نیز اراند۔
 بدو ہم جا خواہ ست و نیک مدوہر جا عزیز۔ دریں پیالہ انک آب باقی ست۔ ایں
 غنچہ ہراں شاخ بود۔ آں گل بسیار خوش رنگ ست ایں کاغذ سفید ست و آں قلم سیاہ
 آں دروازہ چراند ست؛ کج مزارع آدمی چوں سگ ست ایں سخن راست و بس

آٹھواں سبق

قاعدہ :- ”صفت“ کے بعد لفظ تر زیادہ کرنے سے ”تفصیل“ بنتی ہے اور لفظ ترین بڑھانے سے ”مبالغہ“

صفت	بہ	اچھا	تلخ	سُبک	نرم	بلند	گرم
تفصیل	بہتر	بہت اچھا	تلخ تر	سبک تر	نرم تر	بلند تر	گرم تر
مبالغہ	بہترین	سب سے اچھا	تلخ ترین	سبک ترین	نرم ترین	بلند ترین	گرم ترین

مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	پدر	بپ	مادر	مان	شیر	باگھ	شیر مادہ	باگھن
برادر	بھائی	خواہر	بہن	نر شیر	باگھ	مادہ شیر	باگھن	بیل	گاؤ	مادہ گاؤ	گائے
پسر	بیٹا	دختر	بیٹی	کینر	باندی	نر گاؤ	بیل	مادہ گاؤ	گائے		

نواں سبق

قاعدہ :- ”ذی روح کی جمع آن سے ہوا کرتی ہے اور غیر ذی روح کی لفظ آئے سے (جیسے طفلان گہا) بعض اوقات اس کا خلاف بھی درست ہے مثلاً درختاں، اسپہا وغیرہ بعض اسموں کی جمع کے لئے یہ الفاظ زیادہ کئے جاتے ہیں یاں، گائے، بچے، دانا یاں بچگاں، ہامات حیوانات وغیرہ

قاعدہ :- اگر کسی اسم کا حرف آخر الف یا واو ساکن ہو تو اس کی جمع کے لئے لفظ یاں بڑھانا چاہئے جیسے دانا، دانا یاں، پری، پری رو یاں۔ اگر کسی اسم ذی روح کے آخر میں مائے متعقی ہو، تو اس کو گ سے بدلنا چاہئے مثلاً بچہ، بچگاں، خواجہ، خواجگاں وغیرہ۔ اگر کسی اسم غیر ذی روح کے آخر میں مائے متعقی ہو تو اس کو گرا دینا چاہئے، جیسے خانہ، خانہا، دانہ، دانہا وغیرہ۔

گزارش مدرسہ بنام :- ہے کہ چھٹے سبق پر قواعد اسلئے صفات کی تفصیل اور دہانے کے صیغہ طلبہ کے لئے نہیں اور ان میں سمجھا نہیں۔

فیل	باتھی	چغہ	اُلو	مور	چوڑی	ناں	روٹی
شتر	اونٹ	زغن	چیل	مگس	مکھی	خواجہ	صاحب
آہو	ہرن	زانغ	کوا	موش	چوہا	نوازش	مہربانی
گوسفند	بجری	گُجنگ	چڑیا	سنگ	پتھر	نامہ	خط
گوسپند	بجری	طاؤس	مور	کود	پہاڑ	پری	رو خوبصورت
بوزینہ	بندر	سرطان	گیکڑا	چاہ	کنواں	پروانہ	پتنگا
گرگ	بھیریا	کرڈم	بچھو	گمیاہ	گھاس	ریگ	بالو
دَد	دندو	مار	سانپ	خار	کانٹا	شمشیر	تیلوار

دسواں سبق

اس کتاب برائے طفلان فائدہ مندست ناداں دوست بدترین دشمنست مور مخنی جانورست، و مست آدمی از مور خراب و خوار تر۔ خاک بے حیا و مردارست و بے حیا مردم از خاک بدتر و خوار خراب ترین شخص آنست کہ بے علم ست نیکیاں در جہاں بسیار کم اند و بدکاراں از مور و مگس زیادہ تر۔ ناناں برائے انسان ست نہ کہ انساناں برائے ناناں۔ مار و کرڈم موزی جانور اند۔ مادر بر فرزند اں از پدر زیادہ مہربان ست لیکن پروردگار از ہم زیادہ مہربان۔ چغہ، زانغ، زغن وغیرہ ایں قسم حیوانات حرام اند۔ زن واسپ و شمشیر بے وفاند۔ ایں طاؤس چہ خوش رنگ ست۔ در اں میدان آہواں بے شمار اند فیل حرامست و گوسفند حلال۔

گزارش مدرسہ بنام :- ہے کہ کرڈم اسم کی جمع طلبہ کے لئے نہیں اور وہ متعقی۔

سفرِ سخت	میوہ شیریں	شے خوب	برگ خشک
تمنائے خراب	خامہ سیاہ	مے مُرن	پسپرنیک
خوے بد	بچہ چالاک	بینی بلند	سر بلند
گر بہائے سفید	خواجہ نیک	گاوِ زرد	کوسیاہ
درختِ ہائے بلند	بوزئید بصورت	پرتو نیک	راہ نیک
شاخِ ہائے نرم	گر بُہ سیاہ	شترانِ مست	سنگِ سفید
گلہائے تازہ	خانہ آباد	طاوَسانِ خوش رنگ	چاہِ عمیق
چاہا خشک	غنچہ مُرن	برادرانِ مہربان	گیاہِ سبز
شترِ ہائے مست	رُوس نیک	پسرانِ ناقصِ عقل	رُوبہ چالاک

قاعدہ۔ جب "صفت" کو "موصوف" کے آگے لائیں تو صفت کو نہ کسرہ لگانا چاہئے نہ تحریر نہ یا۔ اس قاعدے کو "قلبِ موصوف" کہتے ہیں۔ مثلاً

سفید کاغذ سبز نیالیہ بدخو بلند بینی قابل شخص نیک مرد

قاعدہ :- ایک قسم کے ساتھ دوسرے کو نسبت دینے کا نام "اضافہ" ہے غرض نسبت کے لئے دوسرے درکار ہیں پہلے کو "مضاف" دوسرے کو "مضاف الیہ" کہتے ہیں لازم ہے کہ علت اضافہ کے ساتھ ہر دو میں علت اضافہ کا لگے ہے اور فارسی میں کسہ، ہمہ اور حرف

مضاف، مضاف الیہ کی مثالیں

کتاب خدا	خدا کی کتاب	کتاب مضاف	خدا مضاف الیه	کسرہ، علامت اضافت
بچہ شیر	شیر کا بچہ	بچہ مضاف	شیر مضاف الیه	ہمزہ، علامت اضافت
تمنائے مال	مال کی آرزو	تمنا مضاف	مال مضاف الیه	حرف بی، علامت اضافت

قاعدہ :- اگر اس کا آخری حرف 'اے' مخفی ہو، تو اس پر ہمہ لگانا چاہئے۔ اگر آخری حرف 'الف' ہو یا 'واو' قبل مضمم ہو تو اس کے بعد حرف 'یے' زیادہ کرنا چاہئے۔ اس کے سوا باقی سب اسموں کی کسہ لگانا چاہئے۔

موصوف، صفت اور مضاف مضاف الیہ کی مثالیں

خوے بد	خوے زن	راہ نیک	راہ بہشت	پنج سخت	پنج قصا
سزاے سخت	سزاے خدا	تمناے خراب	تمناے مال	کوہ بلند	کوہ آلود
بلاے بزرگ	بلاے قرض	روے بد	روے مشرک	دل سیاہ	دل کافر
تختہ درویش	شتر مست	برادر زید	دژنہاے بلند	باغ و آب	
سنگ سپید	دروازہ مسجد	غنچہ سرخ	دژنہاے ناز	چاہر خشت	زمین باغ
گرہ سیاہ	پسر زید	پردہ کفگیر	درآمد سر	کتاب سائنس	حق نظر علی

عہ نقیب آسان چاہیں سب نظر کر لیں۔ غلبہ و صوفی، آسان صفت، ہمواف، منافا، انا ذات، تہمتی چریں۔ متقی منافا، ایہ منافا، ظہر عالم منافا الیہ۔۔۔۔۔ عیسے مکہ مکہ شہر اور کھڑا سدا در اندر۔

کھلا ریح میں تیرا ہے سیرے ہر کوہ مونس است اور صفا سے مناد کیوں کیا ہے تجھ کو اپنی فاس سالار دور دور کی میں تکھا ہے اس لئے اس کے لئے کہ تجھ کے اوراق کو اچانک اس کو سمجھا دی اور تجھے کہ ان کو اپنے ہر صفت پر

تیرھواں سبق

قاعدہ۔ جب کسی کلمے کے آخر میں دَن یا تَن رہے اور اس میں مصدری معنی ہوں، تو اُس کو ”مصدر“ کہتے ہیں، کیوں کہ اُس سے کئی طرح کے صیغے نکلتے ہیں۔

خوردن	کھانا	کشتن	مار دانا	آوردن	لانا	شریک جز	فتمینا
خستن	سونا	رازدن	ہاننا	گذاردن	گذرانا	خشم اندن	غصہ کرنا
گفتن	کہنا	کردن	کرنا	داشتن	رکھنا	دشمن ادا	گالی دینا
انگیزتن	اٹھانا	شنیدن	سُنا	دادن	دینا	بخشیدن	بخشنا
زدن	مارنا	نہادن	رکھنا	دفع گفتن	بھٹوانا	آمدن	آنا

چودھواں سبق

خوردن و خفتن غمے حیوان ست و دروغ گفتن و شرارت گفتن کار شیطان
ودن و کشتن و چشم زدن عادت درندگان ست و کار نیک کردن غمے فرشتگان
بسیار گفتن نشان احمقی ست۔ کم گفتن بہ از یہودہ گفتن۔ انتظار کردن
بدر از موت ست۔ کم گفتن و بسیار شنیدن کار حکیم ست۔ زر برائے
خرتج کردن ست نہ برائے نہادن۔ ایمان برخدا و رسول آوردن و نمک از
گزاردن و روزہ ماہ رمضان داشتن و حج کردن و زکوٰۃ دادن فرض ست۔
حسد برکے کردن نیکی برباد دادن ست۔ دشنام دادن عادتِ کمینگان ست۔
پسپرنوٹہ پیر ست۔ بدترین مردم مردم آزاد ست۔ سگ زرد ہمہ برادر
شغال ست۔ سگ حضور بہ از برادر دور۔ و عہد خلافی یکے از نشان منافقی ست۔

پندرھواں سبق

ضمائر منفصله		متکلم		حاضر		غائب	
واحد	من	میں	تو	تو	او	وہ	
جمع	ما	ہم	شما	تم	اوشان	وہ	
ضمائر متصله		متکلم		حاضر		غائب	
واحد	ام	میں	ای	تو	اڈ	وہ	
جمع	ایکم	ہم	اید	تم	اند	وہ	

قاعدہ ۷۔ ضماں منفصلہ کو لفظ کے ساتھ ملا کر نہیں لکھتے۔ اور ضماں متصلہ کو صیغے کے ساتھ ملا کر لکھتے ہیں۔ اگر کسی صیغے کا آخری حرف 'ہ' ہو تو ضماں متصلہ کا الف بحال رہے گا ورنہ ہر جائے گا۔

سوطھواں سبق

مرا م	مجھ کو	مارا	ہم کو	اژمن	مجھ سے	ازما	ہم سے
ترا ت	تجھ کو	شمارا	تم کو	از تو	تجھ سے	از شما	تم سے
اورا ایش	اُس کو	اوشاں	اُن کو	ازو	اُس سے	ازو شاں	اُن سے

فائدہ: یہ معلوم کر کہیں کہ را، آ، دہ اور بر، ان لفظوں کے معنی ایک حرف ب میں پائے جاتے ہیں، جیسے گناہ، گھر میں۔ بن، مجھ کو بخدا، خدا سے۔ پائے غیش، اپنے پاؤں پر۔ جیسا قسم کہ حرف ب کو لفظ سے جدا کھنا چاہیں تو اس کے ساتھ حرف لگانا ضروری ہے۔ مثال اس کی اور حرف ت، ت اور ش کی استاد معلوم کر سکتے ہیں۔

[illegible]

شعرِ سوال سبق

قاعدہ: فعل میں زمانے ہوا کرتے ہیں۔ ماضی، حال، مستقبل۔ ماضی گزرے ہوئے وقت کو، حال موجودہ وقت کو، اور مستقبل آئندہ وقت کو کہتے ہیں۔

قاعدہ: مصدر کا آخری حرفینے ن کال کو ضمائر متصلہ بالف لگائے ماضی مطلق کی گزراں بتی ہے

ماضی مطلق	واحد	آمد	میں آیا	آمدی	تو آیا	آمد	وہ آیا
ماضی جمع	آمدیم	ہم آئے	آمدید	تم آئے	آمدند	وہ آئے	

قاعدہ: یاد رکھنا چاہئے کہ ہر واحد غائب کے صیغے میں ضمیر مستتر رہا کرتی ہے اور ضمائر متصلہ میں جو آد وال باقبل مفتوح داخل ہے یہ مضارع واحد غائب کی ضمیر ہے۔

قاعدہ: صیغہ واحد غائب ماضی مطلق کے آخر میں حرف اوڑھ کر متصلہ مع الف لگائے ماضی مستقبل

ماضی مستقبل	واحد	آمدہ ام	میں آیا ہوں	آمدہ ای	تو آیا ہے	آمدہ ات	وہ آیا ہے
ماضی جمع	آمدہ ایم	ہم آئے ہیں	آمدہ اید	تم آئے ہو	آمدہ اند	وہ آئے ہیں	

قاعدہ: "ماضی بعید" بنانے کے لئے "صیغہ واحد غائب ماضی مطلق" کے بعد حرف او اور لفظ بود زیادہ کر کے ضمائر متصلہ بے الف لگاتے ہیں۔

ماضی بعید	واحد	آمدہ بودم	میں آیا تھا	آمدہ بودی	تو آیا تھا	آمدہ بود	وہ آیا تھا
ماضی جمع	آمدہ بودیم	ہم آئے تھے	آمدہ بودید	تم آئے تھے	آمدہ بودند	وہ آئے تھے	

فائدہ: "مطلق" بے قید کو، "قریب" نزدیک کو اور "بعید" دور کو کہتے ہیں۔

قاعدہ: واضح ہو کہ فارسی افعال میں تذکیر و تانیث یکساں ہے، جیسے آمد میں آیا، میرا کی۔ آمدہ ام، میرا کیا ہوں میرا کی ہوں (آمدہ بودم، میں آیا تھا، میں آئی تھی)۔

اٹھا سوال سبق

آموختن	سیکھا لیکن	پنداشتن	سمجھنا	شدن	ہونا	جانا	گم کردن	گھوٹانا
افتادن	گرنا	ترسیدن	ڈرنا	کشتن	بڑنا	مردن	مڑنا	
اندوختن	جمع کرنا	خواستن	چاہنا	گذشتن	چھوڑنا	نشستن	بیٹھنا	
برون	لے جانا	خواندن	پڑھنا	گردانیدن	پھرانا	نوشتن	لکھنا	
برگزیدن	قبل کرنا	دانستن	جاننا	گرد کردن	جمع کرنا	نوشیدن	پینا	
بودن	ہونا	رہنا	رہنا	پہنچانا	گردیدن	پھرنا	مشق	چھوڑنا
پرسیدن	پوچھنا	رفتن	جانا	گشتن	پھرنا	ہونا	یافتن	پانا

انیسواں سبق

خدائے تعالیٰ ہمہ جا حاضر ست۔ اول او بود کہ نہ بود۔ او ہم جہاں را پیدا کرد۔ نیست بودیم کہ او مارا در جہاں آورد و ما از مہربانی ایمان داد۔ شکر احسان اوست کہ او مارا دین محمدی بخشید (صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم) و قرآن داد و راہ حق آموخت۔ دانستن احکام او بر ما فرض ست۔ عاقلے را پر سیند کہ نیک بخت کیست و بد بخت چیست؟ گفت: نیک بخت آن کہ خورد و کشت و بد بخت آن کہ مژد و ہشت۔ رحم آوردن بر بدال ستم ست بر نیکال۔ آدمی ست او کہ خورے حیوانات نیا موخت۔ چوں راہ نیک راہ بہشت مشہور ست پس بر بہو راہ رفتن مارا ضرر و ست۔ چوں سزلے سخت سزاے خدا صاحب ست پس بندگاں را از ترسیدن واجب ست

چوں بلاے بزرگ بلاے قرض ست، پس دور کردن او برافسرض ست
 گرچه سیاه پیر زید را که گشت و پردای سفید در مایه مسجد که خراب کرد و
 شتر مست برادر زید بخرد کتاب تو کجا افتاده بود؟ پدرم از مهربانی این کتاب
 مرا انعام داد من از صبح تا این دم بیچ نه خوردم. تو در مدرسه سخت فتنه انگیزی،
 ازین سبب استاد ترا سخت سزا داد تا این وقت کجا رفته بودی؟ کتاب تو بخانه تو
 رسانیدم. پدر من گفت که بیمار بودی من از بیچ نه پرسیدم من بردار و نه نشسته بودم
 از من بیچ کس چیسے نه پرسید. بر خور دار من برے تو این سبق آسان نوشته ام.

بیسواں سبق

آسانش	آرام	پس	پیچھے	دستار	پچڑی	گدا	فقیر
از بہر	واسطے	پیش	آگے	دوش	کاندھا	لبادہ	بارانی
الحال	اب	تعزیت	ماتم پیسی	سعی	کوشش	لجام	لگام
امروز	آج	تہنیت	مبارکبائی	شوہر	خاندن	لنگ	لنگرا
انہوں	اندر	چند	تھوڑا	عفو	بخشش	ماہ	چکاند
بادشاہے	کوئی بادشاہ	چندے	کئی روز	غناں	باگ	مع	سمیت
بار	بوجھ	حسرت	پچھتاوا	فردا	کل	ناگاہ	یکایک
بازی	کھیل	خجل	شرمندہ	کمر	بہرا	نزد	نزدیک
باید	چاہئے	خندہ	ہنسی	کلاہ	ٹوپی	ہر کہ	جو کوئی
پارہ	ٹکڑا	خود	آپ	کور	اندھا	ہر گاہ	جب

ایسواں سبق

نامت چہیت و پدر کیست؟ مکان تو کجاست؟ چرا آمدہ ای؟ امروز کجا رفته بودی؟
 شاید برے بازی کردن رفته بودی۔ امروز خطاے تو بخشیدم۔ انکوں ترامعا کریم
 امروز چہ نوشتی و کتاب تو کجاست؟ امروز اندرون باغ رفته بودی؟ نہ صبا، امروز
 تادیر بوستان نہ رفته ام۔ کتابش پس میرا افتاده است و او با دیگر اطفال در بازی و
 خندہ مشغول ست۔ چرا آمدہ اید؟ از بے شماریں تحفہ آورده ام قبول ست؟ پس
 چشم قبول کردم۔ کجا رفته بودید کہ از یک تہ شامرا ندیدہ ام از پدر شام ملاقات کردم و احوال
 شامرا و شام پرسیدم لیکن او شام بیچ نہ گفت۔ مال زہر آسائش عمر ست نہ عمر از بہر گرد
 کردن مال۔ دو کس بیچ پیورہ ہر ذہن سوچی بے فائدہ کرد نہ یکے آں کہ مال ندو و نہ خورد و
 دیگر آں کہ علم آموخت عمل نہ کرد۔ دو کس مرد نہ دستہ بردن آں کہ شت نہ خورد و آں کہ دست نہ کرد
حکایت۔ روزے بادشاہے مع شہزادہ بشکار رفت، چوں ہوا گرم شد، بادشاہ
 و شہزادہ لبادہ خود را بردوش مسخرہ نہادند۔ بادشاہ بسم کہ دو گفتم، اے مسخرہ بر تو
 باریک خرست؟ جواب داد بلکہ بار دو خرست۔

حکایت۔ شخصے مرتبہ بزرگ یافت۔ دوستے برے تہنیت پیش اورفت
 آں شخص پرسید کیستی و چرا آمدہ ای؟ دوست شتر مندہ گردید و گفت، من
 دوست قدیم تو ام، برے تعزیت نزد تو آمدہ ام۔ بشنیدم کہ کور شدہ ای۔
حکایت۔ گدے بردار و تانگے رفت و سوال کرد از اندرون خانہ جواب
 آمد کہ بی بی دفنائیت گد گفتم، پارہ ناں سوال کرد بی بی رائہ تو ام کہ جنیں ہوا یافت

بایسواں سبق قاعدہ۔ ماضی طلق پر ہی بایمی گائیت ماضی ناقص یا استمراری ہوتا

ماضی ناقص واحد	می رفتم	میں جاتا تھا	میں نہتی	تو جاتا تھا	میں ہفت	وہ جاتا تھا
استمراری جمع	می رفتے	میں جاتے تھے	میں فقیہ	تم جاتے تھے	میں فقیہ	وہ جاتے تھے

قاعدہ۔ ماضی شکی یا ماضی شبہ ماضی طلق اور ماضی ناقص کے ساتھ مل کر استعمال ہوتا ہے۔

شکی واحد	گفتے ہو	میں جاتا ہوں	گفتے تاشی	تو جاتا ہوں	گفتے باشند	اُن جاتا ہوں
ماضی جمع	گفتے ہو	میں جاتے تھے	گفتے تاشی	تم جاتے تھے	گفتے باشند	اُن جاتے تھے

قاعدہ۔ ماضی خواہ مع ضمائر متسللہ ماضی طلق اور ماضی ناقص کے ساتھ مل کر استعمال ہوتا ہے۔

مستقبل واحد	خواہ تو	میں کہوں	خواہ تو	تو کہے گا	خواہ تو	وہ کہے گا
فعل جمع	خواہ تو	ہم کہیں گے	خواہ تو	تم کہو گے	خواہ تو	وہ کہیں گے

تیسواں سبق

آفریدن	پیدا کرنا	بلطف آفریدن	بلطف آفریدن	بلطف آفریدن	بلطف آفریدن	بلطف آفریدن
آفریدن	پیدا کرنا	بلطف آفریدن	بلطف آفریدن	بلطف آفریدن	بلطف آفریدن	بلطف آفریدن

آفریدن	پیدا کرنا	بلطف آفریدن	بلطف آفریدن	بلطف آفریدن	بلطف آفریدن	بلطف آفریدن
آفریدن	پیدا کرنا	بلطف آفریدن	بلطف آفریدن	بلطف آفریدن	بلطف آفریدن	بلطف آفریدن

آفریدن	پیدا کرنا	بلطف آفریدن	بلطف آفریدن	بلطف آفریدن	بلطف آفریدن	بلطف آفریدن
آفریدن	پیدا کرنا	بلطف آفریدن	بلطف آفریدن	بلطف آفریدن	بلطف آفریدن	بلطف آفریدن

آفریدن	پیدا کرنا	بلطف آفریدن	بلطف آفریدن	بلطف آفریدن	بلطف آفریدن	بلطف آفریدن
آفریدن	پیدا کرنا	بلطف آفریدن	بلطف آفریدن	بلطف آفریدن	بلطف آفریدن	بلطف آفریدن

چوبیسواں سبق

برخوردارین از صحبت جاہلان اختر از کردن بہتر است و از چنین کسان تقریر کردن و سخن گفتن مناسب نیست از دوستی کمزگاران گاہ باید بود و با او شل مشارکت کردن

نامانی است۔ در وقت مصیبت صبر باید کرد۔ در کار نیک جہد کردن و محنت و سعی بکار بردن مرد را لازم است۔ در ہمسہ حال مزاج کردن منع است۔ احوال بیکاری

از حکیم پوشیدہ داشتن احمق است۔ تو سخن مین سخن خود قطع کردی، آخر خجل گردیدی۔ اور مجلس با بغیر اجازت مداخلت کرد، ازین سبب سزلے خود

یافت۔ فردا روز جمعہ است۔ ما ہمہ برلے گرفتن بلبلان بہ انوار باغ خواہیم رفت۔ اگر بغیر اجازت آں سپر مرد باغ خواہید رفت او شمارا بہ پیش استاد خواہد برد۔

بندہ لبادہ خود را بر شاخ ایں درخت نہادہ بود۔ او سخن من فہم کردن نتوانست۔ برادر تو از بہر من ایں شاخ ترا شنید بلیکن ایں زن اورا منع کرد۔

حکایت

شخصے از افلاطون پرسید کہ سالہاے دراز در جہاں سفر دیو کا دی در دریا چہ عجائب دیدی؟ گفت عجب ہماں بود کہ از دریا بجاہ سلامت رسیدیم۔

حکایت

شخصے دستار درویشے گرفت و گریخت۔ درویش بگورستان رفت و نشست۔ مردمان اُور اگفتند کہ اُن شخص دستار ترا بطرف باغ برد، تو در گورستان چرا

نشستہ ای؟ گفت او نیز آخراں جا خواہد آمد، ازین سبب ایں جا نشستہ ام۔

پچیسواں سبق

ز سفر تا خ شیم اس فقرے میں گیارہ حروف ہیں۔ علامتِ مصدر پہلے مذکور حروف میں سے کوئی نہ کوئی حرف ضرور را کرتا ہے پس علامتِ مصدر کو

دور کر کے اس حرف کو نکال دینے یا بدل دینے یا کوئی حرف زیادہ کرنے سے امر بنتا ہے چنانچہ

۱۔ تر ہو تو علامتِ مصدر کو نکال کر حرف ت زیادہ کرنا چاہئے مثلاً "زون" مارنا۔ "زن" مار۔

۲۔ س ہو تو اس مصدر سے امر بنانے کے کئی طور ہیں۔

پہلا۔ اس حرف کو نکال دیتے ہیں جیسے "سیتن" بھینا۔ "زی" جی۔ "گسیتن" رونا۔ "گری" رو۔ وغیرہ

دوسرا۔ س کو حرف ت سے بدلتے ہیں مثلاً "آراستن" سنوارنا۔ "آرے" سنوار۔

پیراستن، سنوارنا۔ پیراے، سنوار۔

تیسرا۔ س کو حرف ت سے تبدیل کرتے ہیں۔ چنانچہ خواستن، چاہنا۔ خواہ، چاہ۔

کاستن، گھٹانا، گھٹنا۔ کاہ، گھٹنا، گھٹ۔ جستن، کودنا۔ جھ، کود۔

چوتھا۔ س کو حرف و سے بدلتے ہیں۔ جیسے جستن، دھونڈنا۔ جو، دھونڈ۔

شستن، دھونا۔ شوے، دھو۔

پانچواں۔ س کو حرف خ سے بدلتے ہیں مثلاً "شکستن" توڑنا، "شکن" توڑ، "ٹوٹ" ٹوٹ وغیرہ

چھبیسواں سبق

س اگر حرف ف علامتِ مصدر سے پہلے ہو تو اس مصدر سے امر بنانے کے تین طور ہیں:

پہلا۔ اس کو حرف ب سے بدلتے ہیں جیسے شافتن، دوڑنا۔ شتاب، دوڑ۔ یا فتن، پانا۔

یاب، پا۔ کو فتن، ٹھکانا۔ کو ب، ٹھوک۔

دوسرا۔ اس کو و سے بدلتے ہیں مثلاً "شفتن" سُنا، "شَو" سُن۔ "رفتن" جانا۔ رَہ، جا۔

تیسرا۔ اس حرف کو قائم رکھتے ہیں۔ جیسے شگافتن، چیرنا۔ شگاف، چیر۔ بافتن، بُنا۔ باف، بُن

۴۔ اگر حرف آ ہو تو فقط علامتِ مصدر کو گرا دینے سے امر بنتا ہے مثلاً "افشاردن" پھوڑنا۔

افشار، پھوڑ۔ افسردن، کھملانا۔ افسر، کھلا۔

۵۔ اگر حرف ن ہو تو دستور علامتِ مصدر کو نکال دینے سے امر بنتا ہے جیسے "نشان" بھاننا، "نشا" بھا۔

۶۔ اگر حرف آ ہو تو اس کو دور کر دینے سے امر بنتا ہے جیسے "استادن" کھڑکنا۔ "است" کھڑے رہ وغیرہ

ستائیسواں سبق

۷۔ اگر حرف ح ہو تو امر بنانے کے لئے اس کو حرف ر سے بدلنا چاہئے۔ جیسے انداختن، کُنا۔

انداز، ڈال۔ افروختن، روشن کرنا۔ افروز، روشن کر۔ گزینتن، بھگانا۔ گریز، بھاگ۔

۸۔ اگر حرف و ہو تو اس کو آ سے بدلنا چاہئے مثلاً کشودن، کھولنا۔ کشاکش، کھول۔

بخشودن، بخشنا۔ بخشاے، بخش۔

۹۔ اگر حرف ش ہو تو اس کو حرف ر سے بدلتے ہیں۔ جیسے گکشتن، لکھنا۔ نگار، لکھ۔

۱۰۔ اگر حرف تے ہو تو علامتِ مصدر سمیت اس کو نکال دینا چاہئے مثلاً بافیدن، بُنا۔

باف، بُن۔ خیزیدن، اٹھنا۔ خیز، اٹھ۔ شگافیدن، چیرنا۔ شگاف، چیر۔

۱۱۔ اگر حرف م ہو تو اسے حرف ت سے تبدیل کرتے ہیں۔ جیسے آمدن، آنا۔ آے، آ۔

اطلاع

مخفی نہ رہے کہ یہ قواعد جو لکھے گئے ہیں اکثر مابہر ہیں۔ اور یہ تمام مصادر "قیاسی" کہلاتے ہیں ان کے سوا اور کئی ایک مصادر ہیں جو "قیاسی" اور "مقتضی" ہیں جن سے امر وغیرہ ان قواعد کے موافق نہیں بن سکتا۔ آپ استاد سے دریافت کریں کہ ضروریات سے ہے اگر ان باتوں کو آپ مفصل معلوم کرنا چاہتے ہیں تو صرف "حسن علی" اور "تشریح المصادر" دیکھئے۔

اٹھائیسواں سبق

فائدہ:- حرف ب جو صیغہ امر پر لگایا جاتا ہے، معنی میں نہیں لکھا چنانچہ برو، بخور، بخور وغیرہ اس کو "بائے زائد" کہتے ہیں۔ بائے زائد صیغہ امر کے سوا اور صیغوں کے ساتھ بھی آیا کرتا ہے۔

قاعدہ:- بائے زائد جب کسی ایسے صیغے کے ساتھ الحاق کریں جس کا سر حرف مضمر ہو تو اس پر ضمہ دینا چاہئے جیسے گفت بجھت، گو، بگو وغیرہ۔ اگر اس حرف پر ضمہ نہ ہو، تو بائے زائد ہمیشہ مکسور پڑھا کرتے ہیں مثلاً رفت، رفت، رو، پرو (گفت، گرفت، گیر، جگر)۔

قاعدہ:- اگر صیغہ امر پر ضمہ فتح، زاید، یا کوئی قافیہ نہ ہو تو جیسے خدمت جعفر، نہ بھائیں، کم کوئی نہی، تھے،

قاعدہ:- جب کسی صیغے کا حرف الف مضمر ہو اور اس پر "بائے زائد" یا "میم" لگائیں تو اس صیغے کا ایک الف حرف سے بدل لیا جائے مثلاً آموز، بیاموز، میاموز وغیرہ۔

فائدہ:- الف مضمرہ اصل میں "دو الف" ہیں۔

قاعدہ:- اگر صیغہ امر پر لفظ می داخل کریں تو امر مدامی حال ہوتا ہے امر مدامی وہ امر جس میں تثنیہ کے معنی ہوں چنانچہ می رو، جاتا رہا یا کار می نور، کھاتا رہا یا کھار می کو، کھاتا رہا یا کھا رہا۔

قاعدہ:- امر کے آخری حرف پر فتح کی حرکت لے کر "ضمائے متضاد" بے الف لگائیں تو مضارع کے صیغے بنتے ہیں "صیغہ مضارع" وہ صیغہ ہے جس میں حال استقبال دونوں کے معنی ہو مثلاً

مضارع	واحد	روم	میں جاؤں	روی	تو جائے	رؤد	وہ جائے
فعل	جمع	رویم	ہم جائیں	رویید	تم جاؤ	روند	وہ جائیں
مضارع	واحد	گویم	میں کہوں	گوئی	تو کہے	گوید	وہ کہے
فعل	جمع	گویم	ہم کہیں	گوئیں	تم کہو	گوئند	وہ کہیں

مضارع	واحد	خورم	خوری	خورد	آیم	آئی	آید
فعل	جمع	خوریم	خورید	خورند	آئیم	آئیں	آئیں
مضارع	واحد	ترسم	ترسی	ترسد	آورم	آوری	آورد
فعل	جمع	ترسیم	ترسید	ترسند	آوریم	آوریں	آورند
مضارع	واحد	نہم	نہی	نہد	انگیزم	انگیزی	انگیزو
فعل	جمع	نہیم	نہیں	نہند	انگیزیم	انگیزیں	انگیزند

اٹھائیسواں سبق

قاعدہ:- اگر مضارع پر لفظ می یا ہم لگائیں تو فعل حال بنتا ہے۔

حال	واحد	می گویم	میں کہوں	می گوئی	تو کہتا ہے	می گوید	وہ کہتا ہے
فعل	جمع	می گویم	ہم کہتے ہیں	می گوئیں	تم کہتے ہو	می گوئیں	وہ کہتے ہیں
حال	واحد	می کنم	میں کرتا ہوں	می کنی	تو کرتا ہے	می کنند	وہ کرتا ہے
فعل	جمع	می کنیم	ہم کرتے ہیں	می کنیں	تم کرتے ہو	می کنند	وہ کرتے ہیں
حال	واحد	می دارم	میں داری	می دارد	میں لڑا	می لڑا	میں لڑا
فعل	جمع	می داریم	میں لڑیں	می لڑند	میں لڑا	می لڑا	میں لڑا
حال	واحد	می دهم	میں دہی	می دهد	میں فہم	می فہمی	میں فہم
فعل	جمع	می دہیم	میں دہیں	می دہند	میں فہم	می فہمیں	میں فہم
حال	واحد	می خورم	میں خوری	می خورد	میں خوانم	می خوانی	میں خواند
فعل	جمع	می خوریم	میں خوریں	می خورند	میں خوانم	می خوانیں	میں خواند

حکایت۔ شخص ہر روز شال می خرید رونے دوستے انہیں پر سیدہ شش سال را ہر روز چمی کئی گفت نانے را نگاہ می دارم ویکٹال را می اندازم و دونال واپس می نم و دونال را قرض می دہم اک دوست گفت خن تو بیچ نمی افہم صاف بگو گفت یکٹال کی دارم می خورم و نانے را کی اندازم مادر زن را می دہم و دونال کہ واپس می کنم مادر و پدر را می دہم و دونال کہ قرض می دہم پیراں را می دہم

تیسواں سبق

قاعدہ۔ اگر امر کے بعد لفظ نہ لکھیں تو اسم فاعل بتائے جائے پڑے لکھ نہ لکھنے والا۔

قاعدہ۔ اگر مصدر کا آخری حرف ہر یا یں تو اسم مفعول بتائے مشلا و شتن لکھا نوشتہ لکھا۔

قاعدہ۔ اگر امر کے بعد لفظ ان زیادہ کریں تو اسم جالبہ بتائے جیسے خواہ (خواہ) چاہتا ہوں

اقتیسواں سبق

(امتحان)۔ اس کو کہتے ہیں؟ فعل کیا ہے؟ ماضی کے کیا معنی ہیں؟ اصل ماضی کئی قسم ہے اور ان کو نانے کے طور پر کیا ہے؟ امر اس کو کہتے ہیں؟ ہی کیا ہے اور اس کو نانے کا طور کیا ہے؟ مضارع منفعل کس کو کہتے ہیں؟ مضارع و صغیر غائب مضارع ہیں یا متصل کیا ہے؟ امر نانے کے طور کتنے ہیں؟ وہ کسے حرف تہن و علامت صحت دے لیتے کتنے ہیں؟ اگر فلاں حرف آئے تو اس مصدر سے مراد کچوں کرنا ہے فلاں حرف آئے تو کس طرح و امر سے مضارع بول کرنا ہے؟ فلاں مصدر کے فلاں ماضی کی تعریف کرو؟ فلاں تعریفیں غیر متصل کا لفظ کرنا ہے؟ سب کیا ہے؟ فلاں مصدر سے مضارع کسے تعریف کرو؟ فلاں مصدر سے امر درمی بناؤ؟ اس کو امر ماضی کے کیا سبب ہے؟ مصدر مضارع کیا ہے؟ فلاں فلاں مصدر کے نام فلاں کس کو کہتے ہیں؟ اور اس کو نانے کا طور کیا ہے؟ فلاں فلاں کو کہتے ہیں؟ فلاں امر کی معنی جو؟ فلاں فلاں علامت جمع کا استعمال ہیں ان کو؟ فلاں لفظ کے کیا معنی ہیں؟ فلاں سے کی اور کیا ہے؟ اس لفظ کو فارسی کیا کہتے ہیں؟ فلاں سے جو حرف تہ ہے ماضی کی تعریف کیا ہے؟ فلاں لفظ کے ختم جو حرف تہ کیا ہے اس کے کیا معنی ہیں؟ اگر حال کیا ہے؟ اضافت کس کہتے ہیں؟ اگر مضارع کے درجے اور ان کے نانے کے طور بیان کرو؟ ماضی و مضارع کی چند مثالیں بگو؟ مضارع مضارع لاری کی کیا مثال ہے؟ اگر غرضی روح کی جمع طرح بتاتے ہیں؟ کیا اس کا خلاف بھی درست ہے؟ ماضی صحت کرام سے گذارش ہے کیا یہی سوالات ظہر سے جزی ہر وقت اسی جملوں کی کارروا اور اردو جملوں کی فہم آ رہی ہے؟

پرسیدہ	پوچھنا	مصدر معروف	پرسیدہ	سیت	پرسیدہ بود	می پرسید
پرسیدہ	پرسیدہ	پرسیدہ	پرسیدہ	پرسیدہ	پرسیدہ	پرسیدہ

تیسواں سبق

شخصے کہ نگاہ گو سفند داشت چند گو سپند را زال گلہ گم شد نہ بر تلاش انہا بصراشت شخصے را دید کہ زیر درخت خوابیدہ است اورا بیدار کردہ پرسید کہ گو سپند را من دریں صحر گم شد اند اگر انہا را جا دیدہ باشی نشانم دہ اک مرد ہم کر بود دانست کہ رہ گم کردہ است گفت راہ را است ہمین ست او دانست کہ سراغ گو سپند راں بہرین ست یافتہ است پس بگفتہ او رواں شد و در دل خود قرار کر کہ اگر گو سپند را را بیاں گو سپند رنگ را نذر اس مرد خواہم کر دلہا اسل گو سپند راں گم شدہ یافت از انہا راہ برگشت گو سپند رنگ را بر لے نذر اس مرد آور د او گفت لے بندہ خدا رہ کر گو سپند ترا لالت کردہ ام تو مرا ناحق بہ نام من دریں گفتگو بوند کہ ناگاہ سوار در رسید ہر دو کس دیدہ ہلجام اسپ گرفتہ صورت حال خوبیاں کر دند او ہم کر بود دانست کہ دعوی اسپ می کنند جواب داد لے یاراں شما دعوی دروغ می کنید بیاں اسپ بچہ بایان من ست چند شاہدارم عثمان اسپ را والد را دید کہ راہ خود گیرم واک ہر دو کس عثمان اسپ گرفتہ حقیقت خود بیاں می کر دند او فریادی کر کہ لے ظالماں از خدا تیر سید راں بچہ بایان من ست آخر الامر ہر سہ یکجا شدہ نزد قاضی رواں شدند پیش ازین معاملہ زن قاضی شوق خود جنگ نمودہ بچانہ پیر خود رفتہ بود ہر گاہ ایں ہر سہ شخص نزد قاضی سید قاضی کہ او بہ کر بود پرسید کہ چمی گوید ہر سہ کس شروع بیاں حال خود نمودند قاضی انست کہ یک وکیل و شاہد نظر زن بر لے صلح آہند قاضی جواب داد شما از ظلم و کین شاہد شدہ اند و ایڈ اگر او کال را تیرا بیاں ز وجوہ پوشیدہ بیاید ہر کو قبول نہ خواہم کر کہ من اورا سطلق اودہ

۱۰۰

۱۰۰

شش روی حکم

عبداللہ را محکمہ طلب کند

دشک

باسمِ عبد اللہ

عبدالرحمن بن محمد کے والدیہ حاضر شدہ استغاثہ تھے کہ انہوں نے پیشتر مشارالیرہ رقمہ،
 نمودہ است۔ بایں کہ کچھ دریافت مضمون دستک خود را بہ دارالقضاء رساندہ جو اب
 گھیر تا فیصلہ مطابق شرعیۃ غزوہ علی اکید۔

تحریر نور دہم جمادی الاولیٰ ۱۲۷۸ ھجری نبوی

(۱) شرقی حکم: پیشانی رضویہ البتہ رضویہ حاکم رضویہ کی طرف سے لکھوائے گئے ہیں۔ (۲) دستکش اس
 کے ہونے کی خبر نہیں ہے وہ غلطی کے نام کی طرف سے لکھا جاتا ہے۔ (۳) تفصیل: ذمہ دار (۴) محفل: غرض شیعہ کی طرف سے
 ذمہ دار کیا (۵) محفل: محفل شیعہ کے لئے لکھا گیا (۶) دستکش: دستار (۷) تھاپی: دوسرا کی طرف سے جو غرض شیعہ کی طرف سے لکھا گیا

من کشتن داس بن رام داس بن شیو داس ساکن کلکته ام در باب محاله
 هزار و سیصد و راج اوقت بابت قیمت پانچ مختلف کس که بر دوشم کشو چند بن
 اوسه چند بن رام چند که از آن کشمیری ل سودا گرت کفیل بمال مذکور بامر کشو چند سطلو
 شد که هرگاه کشمیری ل منکھول لہ مال کھول غنہ را از من کفیل طلب نماید کس را
 کشمیری ل منکھول تسلیم نماید صحیحاً چار بار بار ایل کفالت نامه به کشمیری ل
 نوشته دارم کہ سند باشد۔
 العبد کشتن داس بخیر فی التاریخ روز شنبہ ثامن محرم ۱۱۷۸

شہد

من که اکرام علی زمیندار را موضع محمد پور پراگنه سلطان پور نوشته ام که این
معنی که مبلغ دو صد روپیہ کجراج الوقت که نصف او یک صد روپیہ می شود بطور تقاضا و بجا
رفتح تردد شدہ از سر کار دولت ملارہ نواب بہادر خان بہادر تاج محمد علی خان سزکی
توضیحتہ بخت تصرف خود اکرادم و اقرار می کنم کہ مبلغ مذکور در عرضہ سہ ماہ بلا عذر و
حیلہ ادناوہم نمودن بر این چنین کہ بطور متسکلی و نوشتہ داشتہ اوقات بخت شد
الحمد للہ اکرام علی سحرانی التاریخ روز شہبان المعظم ۱۲۸۸ھ

بقضایم تعالی شانه در کار و شنبه سیزدهم شهر محال است، تقریب عقیقه تولد شی
خیزه و تقریب یافته، برصد که بعد از آن مغرب تشریف غریب خانه ازانی داشته بتناول
طعام خلص الامن و بخواهند فرمود.

الداعی پیر محمد خاں - تحریر فی التاریخ دو اندازہ شوال المکرم ۱۲۷۸ھ

چالیسواں سبق

آداب سخن گفتن باید کہ بسیار نہ گوید۔ سخن دیگرے سخن خود قطع نہ کند۔ اگر

خود بران اظہار نہ کرنا اس کی سخن پر تمام رساند۔ وچیزے را کہ از غیو پسند جواب نہ گوید۔ اگر سوال از جاعتی کند کہ او داخل کج جاعتے بود برایشان سبقت نہاید۔ و اگر کے بکجاب مشغول شود و او بہتر از ان بر جواب قادر بود کہ نہ تا اس سخن تمام شود پس جواب خود بگوید برو چہ کہ بہر مقدم طعن نہ کند۔ در محاورت کہ بہ حضور او میان دو کس رود غرض نہا و اگر از پوشیدہ دارند استراق سمع نہ کند و تا اورا با خود دران مشارکت نہ دہد نہ افلا نہ کند۔ و با بہتر ان سخن بہ کیا نہ گوید۔ و آواز نہ بلند کند نہ آہستہ بلکہ اعتدال نگاہ دارد۔

و اگر در سخن او غمی خاموش افتد در بیان اس بہ مثالہاے واضح چہ کند و الا شرط یکجا زنگاہ دارد و الفاظ غریب و کنایات نہ مستعمل بکار نہ دارد و سخنے کہ بہ او تقریر می کنند تا تمام نہ شود بہ جواب مشغول نہ گردد۔ و اس چہ خواہد گفت تا در خاطر مقرر نہ گرداند و نطق نیارد۔ و سخن کمتر نہ کند کہ بران محتاج نشود۔ و قلق و ضجرت نہ نماید۔ و خش و شرم بہ لفظ نہ برد۔ و اگر عبارت از چیزے فاجش مضطر گردد بہ سبیل تعریض و کنایہ کند۔ و ازال مزاح نہ کند۔ و در ہر مجلس سخن مناسب اس مجلس گوید۔ و در اثناے سخن بہرست چشم و ابرو اشارہ نہ کند کہ حدیثے کہ اقتضائے اثناے لطیف بکنند کہ اس را بر وجہ پسندیدہ ادا نماید۔ و در راست دروغ با اہل مجلس خلاف لمحاق نہ روز و خاصۃً با بہتر ان و سفیہاں۔ و کہے کہ الحاح با و مفید نہ بود۔ و الحاح نہ کند۔ و اگر در مناظرہ و محاورہ طرف خصم را راجحان یا بہ انصاف بدہد و از

مخاطبہ عوام و کودکان و دیوانگان و مستان تا تواند اختر از کند۔ و سخن باریک با کہ نہ فہم نہ کنند نہ گوید۔ و لطف در محاورہ نگاہ دارد۔ و حرکات و افعال و اقوال پہنچ کس را بہ قبح محاکات نہ کند۔ و سخنهاے مؤثر نہ گوید۔ و چوں در پیش مہتر رود ابتدا بسخنے کند کہ بہ حال ستودہ دارند۔ و از غیبت و نمائی و بہتان و دروغ گفتن مخجبت کند چنان کہ بہ پہنچ حال بدلان تمام نہ نماید۔ و اہل اس مراخلت نہ کند و از انان کاہہ باشد و باید کہ شنیدن او از گفتن بیشتر بود۔ از چہ کہ پسند نہ کرد استماع تو از نطق تو زیادہ است؟ گفت زیرا کہ مرا دو گوش دادہ اند و یک باں، یعنی دو چہ راں کہ می گوئی، می شنود۔

رباعیات

- نسخہ ہر عیب یہ پاک ہوا اللہ کے • تاعد و اور بھی غمناک ہوا اللہ کے
- صدقے ان سخاں پاک منظر میرا • پٹھکے اس نسخے کو چالاک اللہ کے
- اوقات عزیز کو گنوا نا کیا ہے • سستی کو کر دوڑا ہر سنا کیا ہے
- کچھ فصل و کمال جلد سیکھو بابا • تم جانتے ہو طور زمانا کیا ہے
- مت کھیل تہی میں وقت کھو بابا • بے عملی کو دیکھ اپنی رو بابا
- جاہل میں چسپاں میں خوا کیسے • دنیا کو تو آنکھ اٹھا کے کھچو بابا
- یہی تیر تو ہوا کرتے ہیں یا قولے لاکہ • یہی نور شید کے قبول نظر گر ہو جائیں
- قابل دید نہ تری تری تانیفیں کیوں • حضرت پید کے قبول نظر گر ہو جائیں

تمت

عرض حال ۷۸۶

ترميمات البعوض الله الحكيم
٩٧ ————— هـ ————— ١٣

اشرف مسعودی

